کلام نبویؐ کی کرنیں

مولانا عبدالمالک

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب رمضان کی پہلی رات آتی ہے تو شیاطین اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنا دی جاتی ہیں اور جہنّم کے دروازے بند کردیے جاتے ہیں۔ اس کا کوئی دروازہ کھلا نہیں رہتا اور جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور ان کا کوئی دروازہ بند نہیں ہوتا اور بلانے والا آواز دیتا ہے: اے خیر کے طلب گار! آگے بڑھ اور اے شر کے طلب گار! رُک جا۔ اور اللہ تعالیٰ دوزخ سے لوگوں کو آزاد کرتے ہیں اور ایسا ہر رات ہوتا ہے۔ (ترمذی، ابن ماجہ)

رمضان المبارک نزولِ قرآن اور نفاذِ قرآن کا مہینہ ہے۔ شیطانوں اور سرکش جنوں کو بیڑیاں پہنانا یہ معنی رکھتا ہے کہ بُرائی پر آمادہ کرنے والوں اور اُکسانے والوں کو قید کردیا جاتا ہے تاکہ بُرائی ختم ہوجائے اور نتیجہ یہ نکلے کہ جہنّم کے دروازے بھی بند ہوجائیں کہ اس میں جانے والا کوئی نہ رہے۔ اسی طرح نیکی کی طرف دعوت دینے والے فرشتے نیکی کی دعوت دینا شروع کر دیتے ہیں، نیکی پر اُبھارتے ہیں اور بُرائی سے روکتے ہیں۔ یہ نعمت ان لوگوں کے لیے ہے جو روزے رکھیں اور اپنی نجات کا انتظام کرنا چاہیں۔ لیکن جن لوگوں کو رمضان المبارک کی پروا ہی نہ ہو، نہ وہ روزہ رکھیں اور نہ اسلام پر عمل کریں، ان کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس مہینے میں بھی کوئی سہولت نہیں ہے۔ البتہ وہ لوگ جو رمضان المبارک سے پہلے غفلت میں پڑے ہوں، لیکن رمضان المبارک کی آمد پر غفلت سے بیدار ہوجائیں، تو ان کے لیے رمضان المبارک کی برکتیں سایہ فگن ہوں گی اور وہ بھی نیکیاں کما کر اور بُرائیوں سے رُک کر اپنی آخرت سنوار سکتے ہیں۔

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے، نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آ گیا تمھارے پاس رمضان، یہ مبارک مہینہ ہے! اللہ تعالیٰ نے تم پر اس کا روزہ فرض کیا ہے۔ اس میں آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند کر دیے جاتے ہیں اور سرکش شیطان باندھ دیے جاتے ہیں۔ اس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینے سے بہتر ہے، جو اس رات کی خیر سے محروم رہا تو وہ محروم ہو گیا۔ (احمد ، نسائی)

ایک رات کی عبادت ہزار مہینوں کی عبادت سے بہتر ہو تو پھر اس رات عبادت نہ کرنا اسی شخص کا کام ہو سکتا ہے جو ہر خیر سے محروم ہو۔ ایک رات میں ۸۳ سال اور چار مہینے سے زیادہ کی عبادت ہے۔ گویا عمر بھر کی عبادت سے بھی زیادہ۔ انسانوں کی اوسط عمر تو ۶۰، ۶۵ سال کے درمیان ہے۔ بہت کم لوگ ہیں جو ۸۰، ۸۵ سال تک پہنچتے ہیں۔ اتنی زیادہ کمائی کی جسے پروا نہ ہو تو اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ کمائی نہیں کرنا چاہتا۔ رمضان میں نفل عبادت کا ثواب فرض کے برابر ہے اور ایک فرض کا ثواب ۷۰ فرضوں کے برابر اور لیلۃ القدر کا ثواب تو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ ایک آدمی رمضان المبارک کے مہینے میں سارے سال کی کمی کو پورا کرنے کا موقع پاتا ہے۔ یہ اللہ تعالیٰ کی خصوصی رحمت کا مہینہ ہے۔ چاہیے یہ کہ اس مہینے میں عبادت کا ذوق و شوق اتنا بڑھائیں کہ رمضان کی برکات سمیٹ لیں۔

○

حضرت عبداللہ بن عمروؓ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: روزہ اور قرآن بندے کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا: اے میرے رب! میں نے دن میں اسے کھانے اور شہوتوں سے روکا اس لیے اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، اور قرآن کہے گا: میں نے اسے رات کو سونے سے روکا، اس لیے اس کے بارے میں میری شفاعت قبول فرما، تو ان دونوں کی شفاعت قبول کر لی جائے گی۔ (بیہقی، شعب الایمان)

کتنا بڑا انعام ہے! آخرت جہاں انسان مدد کا محتاج ہوگا وہاں روزہ اور قرآن اس کے مددگار ہوں گے، شفاعت کریں گے اور ان کی شفاعت قبول ہوگی۔ کتنا خوش قسمت ہے وہ جو ایسے مشکل وقت بے سہارا نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کی بندگی اس کے کام آئے، روزہ بھی سامنے ہو اور قرآنِ پاک بھی آ گے ہو۔ یہ اس کی بخشش کا بڑا ذریعہ ثابت ہوں گے۔

○

حضرت سلمان فارسیؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں شعبان کے آخری دن خطاب فرمایا۔ آپؐ نے فرمایا: لوگو! تم پر سایہ فگن ہو رہا ہے ایک عظیم مہینہ! یہ وہ مہینہ ہے جو مبارک ہے۔ یہ وہ مہینہ ہے جس میں ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزے کو فرض اور اس کے راتوں میں قیام کو نفل قرار دیا ہے۔ جس نے اس میں بھلائی کا کوئی کام کیا تو گویا اس نے دوسرے مہینوں کا ایک فرض ادا کیا، اور جس نے اس میں فرض ادا کیا تو گویا اس نے دوسرے مہینوں میں ۷۰ فرض ادا کیے۔ یہ صبر کا مہینہ ہے اور صبر کا ثواب جنت ہے، اور غم خواری کا مہینہ ہے۔ اور یہ ایسا مہینہ ہے جس میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے۔ جس نے اس میں روزے دار کو افطار کرایا یہ اس کے لیے گناہوں کی مغفرت اور دوزخ کی آگ سے آزادی ہوگی اور اس کے لیے اس روزے دار کے مثل اجر ملے گا بغیر اس کے کہ اُس کے اجر میں کوئی کمی آئے۔ ہم نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! ہم میں سے ہر ایک روزے دار کو افطار کرانے کا سامان نہیں پاتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ ثواب اس کے لیے بھی ہے جو روزے دار کا روزہ دودھ کے گھونٹ پر افطار کرائے یا ایک کھجور ہو یا پانی پلا کر افطار کرا دے۔ جس نے روزے دار کو سیر کر کے پلایا اللہ تعالیٰ اسے میرے حوض سے ایسا پانی پلائے گا کہ وہ جنت میں داخل ہونے تک کبھی بھی پیاسا نہ ہوگا۔ یہ وہ مہینہ ہے کہ اس کا اوّل عشرہ رحمت ہے، اور درمیانہ حصّہ مغفرت ہے، اور آخری حصّہ دوزخ کی آگ سے آزادی ہے۔ اور جس نے اپنے غلام اور خادم پر اس کے کام میں کمی کر دی اللہ اسے بخش دے گا اور دوزخ سے اسے آزاد کر دے گا۔ (بیہقی، فی شعب الایمان)

اس مہینے میں جہاں اللہ تعالیٰ سے تعلق استوار کرنا، صبر کرنا اور جنت حاصل کرنا ہے وہیں بندوں کے ساتھ بھی تعلق استوار کرنا ہے۔ ان کے ساتھ ہمدردی اور غم خواری کرنا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمدردی اور غم خواری کی چند شکلیں بیان فرمائی ہیں، جیسے روزے دار کا روزہ افطار کرانا، خادم اور ملازم کی ڈیوٹی میں کمی کرنا۔ اسی طرح یہ مہینہ اپنے آغاز میں رحمت ہے۔ نیک لوگوں پر خصوصی رحمتیں شروع ہوجاتی ہیں۔ دوسرا عشرہ آتا ہے تو اس میں بطورِ خاص گنہگاروں کی بخشش بھی شروع ہوجاتی ہے، اور تیسرا عشرہ آتا ہے تو اس کا فیض ان لوگوں کو بھی پہنچنا شروع ہوجاتا ہے جن پر دوزخ واجب ہوچکی ہو۔

○

حضرت عائشہؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف فرماتے تھے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو وفات دے دی۔ پھر آپؐ کے بعد آپؐ کی ازواج نے بھی اعتکاف کیا۔(متفق علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اعتکاف کا مقصد ایک تو یہ تھا کہ آپؐ اس مہینے میں کچھ راتیں تنہائی میں گزاریں۔ یکسوئی سے نوافل، ذکر، تلاوت میں مشغول رہیں اور دوسرا مقصد لیلۃ القدر کو پانا تھا کہ جب تمام راتیں جاگ کر اللہ تعالیٰ کی بندگی میں گزاریں گے تو لیلۃ القدر کو بھی پالیں گے اور ہزار راتوں سے زیادہ کی عبادت بھی مل جائے گی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان المبارک کے پہلے، دوسرے اور تیسرے عشرے تینوں میں اعتکاف کیا ہے اور آپؐ کا آخری معمول رمضان المبارک کے آخری عشرے میں اعتکاف کا تھا۔ معتکف کے لیے ضروری ہے کہ وہ مجبُوری کے بغیر مسجد سے باہر نہ جائے اور اگر مجبُوری کی وجہ سے چلا جائے تو مجبُوری کے پورا ہوتے ہی فوراً واپس آجائے اور بلاضرورت ایک لمحے کی تاخیر نہ کرے۔ مجبُوری میں قضاے حاجت اور واجب غسل شامل ہیں۔ بیمار کی بیمارپُرسی کرنا، نمازِ جنازہ پڑھنا یہ مجبُوری میں شامل نہیں ہے۔ اگر کوئی شخص جنازہ پڑھنا چاہتا ہے، مثلاً والد، والدہ، بھائی، بیٹا فوت ہوگیا تو اعتکاف کو ترک کردے۔ بعد میں اس کی قضا کرلے۔

○

حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ سنت اعتکاف یہ ہے کہ بیمار کی بیمارپُرسی کے لیے نہ جائے اور جنازے میں حاضر نہ ہو اور بیوی کو ہاتھ نہ لگائے اور اس کے ساتھ مباشرت نہ کرے اور کسی حاجت سے نہ نکلے مگر ایسی حاجت جس کے بغیر چارہ نہ ہو (قضاے حاجت، غسلِ جنابت)۔ اور نہیں ہے اعتکاف مگر روزے کے ساتھ، اور نہیں ہے اعتکاف مگر ایسی مسجد میں جس میں نماز باجماعت ہو۔(ابوداؤد)

کئی لوگ جو شوگر کے مریض ہوتے ہیں اور روزہ نہیں رکھ سکتے لیکن انھیں اعتکاف کا شوق ہوتا ہے۔ انھیں چاہیے کہ وہ نفلی اعتکاف کریں۔ سنت اعتکاف کے لیے روزہ ضروری ہے۔ رمضان المبارک کے آخری عشرے کا اعتکاف سنتِ کفایہ ہے۔ اس لیے اس کے لیے روزہ رکھنا ہوگا۔ نیز مسجد کے بغیر بھی اعتکاف نہیں ہوتا۔ مسجد کے باہر کسی پارک میں خیمے لگا کر اعتکاف کرنا، یہ اعتکاف نہیں ہے۔